روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

پیر 15 فروری 2010ء 15 تبلیغ 1389ھش جلد 60-95 نمبر 37

خوف خدا

حضرت عمرؓ کے آخری وقت میں حضرت ابن عباسؓ نے تسلی دلاتے ہوئے عرض کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ کی محبت کا حق ادا کردیا۔ وہ دونوں آپؓ سے راضی ہوکر رخصت ہوئے۔ پھر آنحضرت ﷺ کے صحابہ کا بھی خوب حق ادا کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا:۔

’’رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کا مجھ سے راضی ہونا تو واقعی اللہ کا احسان ہے۔ البتہ میری یہ گھبراہٹ آپ اور آپ کے اصحاب کی وجہ سے ہے کہ نامعلوم ان کے حق ادا کرسکا ہوں یا نہیں؟ خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین کے برابر سونا ہوتا تو اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے پیش کردیتا۔ پہلے اس سے کہ اس عذاب کو دیکھوں‘‘۔

﴿بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ حدیث نمبر 3416﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ جس قدر کوئی شخص قرب حاصل کرتا ہے، اسی قدر مؤاخذہ کے قابل ہے۔ اہل بیت زیادہ مؤاخذہ کے لائق تھے۔ وہ لوگ جو دور ہیں، وہ قابل مؤاخذہ نہیں، لیکن تم ضرور ہو۔ اگر تم میں ان پر کوئی ایمانی زیادتی نہیں، تو تم میں اور ان میں کیا فرق ہوا۔ تم ہزاروں کے زیر نظر ہو۔.......... موت ایک ایسا ناگزیر امر ہے جو ہر شخص کو پیش آتا ہے۔ جب یہ حالت ہے، تو پھر آپ کیوں غافل ہیں۔ جب کوئی شخص مجھ سے تعلق نہیں رکھتا، تو یہ امر دوسرا ہے، لیکن جب آپ میرے پاس آئے۔ میرا دعویٰ قبول کیا اور مجھے مسیح مانا، تو گویا من وجہ آپ نے .... کے ہمدوش ہونے کا دعویٰ کردیا۔ تو کیا (۔) نے کبھی صدق و وفا پر قدم مارنے سے دریغ کیا۔ ان میں کوئی کسل تھا۔ کیا وہ دل آزار تھے؟ کیا ان کو اپنے جذبات پر قابو نہ تھا؟ کیا وہ منکسر المزاج نہ تھے، بلکہ ان میں پرلے درجہ کا انکسار تھا۔ سو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی ویسی ہی توفیق عطا کرے، کیونکہ تذلل اور انکساری کی زندگی کوئی شخص اختیار نہیں کرسکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچہ کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ، تو گھبراؤ نہیں اھدنا الصراط المستقیم کی دعا.......... جاری رکھو۔ راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپ نے ان کے لئے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اٹھو، دعا کرو، دل کو درست کرو، کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجاء خدا کے سامنے لائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔ خدا تعالیٰ سے ناامید مت ہو۔ ع

بر کریماں کارہا دشوار نیست

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی بے شک انسان نے (خدا کا) ولی بننا ہے۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا، تو خدا بھی اس کی طرف چلے گا اور پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہوگی۔ اس کی اس طرف حرکت خواہ آہستہ ہوگی، لیکن اس کے مقابل خدا تعالیٰ کی حرکت بہت جلد ہوگی؛ چنانچہ یہ آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ **والذین جاھدوا** ...... (العنکبوت :70) سو جو جو باتیں میں نے آج وصیت کی ہیں، ان کو یاد رکھو کہ ان ہی پر مدار نجات ہے۔ تمہارے معاملات خدا اور خلق کے ساتھ ایسے ہونے چاہئیں۔ جن میں رضا الٰہی مطلق ہی ہو۔..........

﴿ملفوظات جلد اول ص28﴾

انتخاب عہدیداران جماعت

﴿2010ء تا 2013ء﴾

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی آگاہی کیلئے بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت احمدیہ پاکستان کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد 30 جون 2010ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ سہ سالہ ٹرم از یکم جولائی 2010ء تا 2013ء کیلئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے کی درخواست ہے۔ براہ مہربانی 15 مارچ 2010ء تک تمام عہدیداران کے انتخاب کروا کر دفتر نظارت علیاء میں بھجوا دیئے جائیں تا کہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت جماعتوں کو نئے عہدیداران کی منظوریاں بھجوائی جاسکیں۔

نیز اس بات کا خاص التزام کیا جائے کہ انتخاب عہدیداران قواعد و ہدایات کے مطابق ہوں تا کہ قیمتی وقت ضائع نہ ہو۔ امراء و صدر صاحبان اس بات کا خاص خیال رکھیں تا کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ یا مجلس انتخاب کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جن کا نام امیر یا صدر کے لئے پیش نہ ہوسکتا ہو۔ زیادہ بہتر صورت یہ ہوگی کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان سلسلہ، معلمین کرام، انسپکٹر مال آمد اور امیر صاحب ضلع یا ان کے مقرر کردہ نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

﴿ناظر اعلیٰ﴾

حقیقی نیکی

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ’’نادار مریضان‘‘ کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

’’تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔‘‘

(آل عمران:93)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

وقت کی پابندی

شادی بیاہ کے موقع پر وقت کی پابندی نہ کرنا عام ہوگیا ہے۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ ہمیں اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ہم اس کے ماننے والے ہیں جس کو کہا گیا تھا کہ تیرا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

دلہن کا بیوٹی پارلر پر تیار ہونا اور اس پر بہت بڑی رقم خرچ کرنا درست نہیں۔ اس رواج کو بھی کم کیا جائے۔

نیز بیوٹی پارلر پر جانے کی وجہ سے دلہن کا وقت پر نہ پہنچنا بھی درست نہیں۔ دلہن کو ہر صورت وقت پر تیار ہونا چاہیے۔

بڑے شہروں میں رات کو بارات کا رواج ہے۔ رات گئے تک تقریبات چلتی ہیں۔ اتنی تاخیر ہو جاتی ہے کہ پھر فجر کی نماز ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ بہت زیادہ تاخیر مناسب نہیں۔ (فیصلہ مجلس شوریٰ 2009ء)

وقت ایک قیمتی خزانہ ہے اس کی حفاظت اور صحیح استعمال ہمارا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

حضرت اقدس مسیح موعود کو وقت کی اہمیت کے بارہ میں الہام ہوا تھا کہ

اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ (تذکرہ ص 318)

یعنی تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب تر کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔''

(الفضل 18 دسمبر 1995ء)

موت کیلئے ہر وقت تیار رہو

''عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے ٹلنے والی نہیں تو دانش مند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اسکے لیے تیار رہے۔''

(ملفوظات جلد دوم ص 68)

وقت کی قدر

تکلفات میں وقت ضائع کرنا حضرت مسیح موعود کو ناپسند تھا۔ اس کے متعلق حضور نے فرمایا:

''میرا تو یہ حال ہے کہ پاخانہ اور پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے، یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے اور فرمایا...... جب کوئی دینی ضروری کام آپڑے، تو میں اپنے اوپر کھانا پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں جب تک وہ کام نہ ہو جائے۔ فرمایا: ہم دین کے لئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہیے۔'' (ملفوظات جلد اول ص 310)

بدقسمت انسان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

''وہ کیا بدقسمت انسان ہے جو اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے۔''

(خطبات نور صفحہ 148)

''اوقات ضائع نہ کرو۔ علوم دین سے واقفیت پیدا کر کے اس پر عمل کرو۔''

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 327)

وقت نہایت قیمتی چیز ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تا کہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

''وقت نہایت قیمتی چیز ہے جو وقت کو استعمال کرے گا وہی جیتے گا اور جو ضائع کرے گا وہ ہار جائے گا۔'' (الفضل 23 فروری 1952ء)

بیہودہ وقت ضائع کرنا روحانیت کو مارنے والی چیز ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

''یہ زمانہ ٹھہرنے کا نہیں بلکہ دوڑنے اور کام کرنے کا ہے۔''

(خطبہ جمعہ 4 / اگست 1944ء مطبوعہ 29 / اگست 1944ء)

''اگر ایک منٹ بھی تمہارا ضائع ہو جائے تو سمجھو کہ موت آگئی۔''

(مشعل راہ جلد 1 صفحہ 500)

''ایسے مصائب اور دکھوں کے زمانہ میں سونا موت سے کسی طرح کم نہیں ہوسکتا۔''

(مشعل راہ جلد 1 ص 472)

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''زندگی وقت کے ایک بامقصد مصرف کا نام ہے۔'' (مشعل راہ جلد 3 صفحہ 38)

☆......☆......☆

مکرم عثمان احمد طالع صاحب مربی سلسلہ سیرالیون

مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کا سالانہ اجتماع

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کو ملک کے مرکزی شہر فری ٹاؤن میں مورخہ 20 تا 22 نومبر 2009ء کو سہ روزہ سالانہ نیشنل اجتماع کروانے کی توفیق ملی۔ جس میں ملک بھر سے 200 سے زائد جماعتوں کے کل 1351 خدام نے شرکت کی۔ اجتماع کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا گیا۔ پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر ومشنری انچارج سیرالیون نے خدام کی تربیت اور مجلس خدام الاحمدیہ کو منظم اور فعال رنگ میں کام کرنے کے بارہ میں اپنی نصائح سے نوازا۔ مکرم ڈاکٹر شیخ صالح ابراہیم کمارا صاحب اور الحاج آنریبل پیراماؤنٹ چیف محمد بانیاں ممبر آف پارلیمنٹ نے خطاب کیا۔ اور حکومتی سطح پر منسٹر آف ایجوکیشن اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کے نمائندہ نے بھی شرکت کی اور صدر مملکت کے سلوگن Attitude change کے حوالہ سے خدام کو اپنے رویہ میں تبدیلی لانے کی تلقین کی۔

مارچ پاسٹ

اجتماع کے دوسرے دن حسب روایت خدام نے فری ٹاؤن میں ایک گھنٹہ تک مارچ پاسٹ کیا۔ سب شاملین مارچ پاسٹ خدام یونیفارم میں ملبوس تھے۔ یہ نظارہ مختلف طبقہ کے لوگوں کے لئے قابل دید اور جماعت کے مزید تعارف کا ذریعہ بنا۔ اجتماع میں خدام کی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے مختلف تربیتی موضوعات پر مختلف مقررین نے تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا جن میں تلاوت قرآن کریم، نداء، کوئز پروگرام، مشاہدہ معائنہ، فی البدیہہ تقریر وغیرہ اور ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال، رسہ کشی، 100 میٹر، 200 میٹر، 400 میٹر دوڑ کے علاوہ Sack Race بھی شامل تھی۔

اختتامی تقریب

سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر ومشنری انچارج سیرالیون نے خدام کی تربیت کے لئے زریں نصائح فرمائیں۔ اور علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ ریجنز میں سے کارکردگی کے لحاظ سے اول BO ریجن قرار پایا۔ علاوہ ازیں اجتماع آرگنائزنگ کمیٹی اور بہترین کام کرنے والے خدام اور طلباء کو حوصلہ افزائی کے انعامات دیئے گئے۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو باثمر کرے اور خدام کی تربیت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 8 جنوری 2010ء)

❁❁❁❁❁

تقریب آمین

(مدرسۃ الحفظ۔ جماعت احمدیہ کراچی)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مدرسۃ الحفظ کراچی کے طلباء کی پہلی تقریب آمین مورخہ 10 جنوری 2010ء کو بمقام مدرسۃ الحفظ دارالنصر، ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی منعقد ہوئی۔ مدرسۃ الحفظ کراچی کا آغاز دسمبر 2006ء میں ہوا تھا اور اس کے استاد مکرم حافظ محمد اکرم صاحب مقرر ہوئے تھے۔ آپ کی زیرنگرانی تین سال میں 3 طلباء نے قرآن مجید مکمل حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان طلباء کے نام یہ ہیں۔ حافظ نصراللہ صاحب کورنگی، حافظ سید اویس احمد صاحب بلدیہ ٹاؤن، حافظ غضنفر احمد صاحب بلدیہ ٹاؤن

اس تقریب آمین کی صدارت مکرم کمانڈر ایاز محمود چٹھہ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم کیپٹن رانا بشارت احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کراچی نے مختصر تعارف پیش کیا اور مدرسہ کو جو مشکلات پیش آئیں اور جو خدا تعالیٰ کے فضل نازل ہوئے ان کا تذکرہ کیا۔ اس کے بعد تینوں طلباء نے باری باری حاضرین کو قرآن مجید کا کچھ حصہ سنایا۔ اس کے علاوہ ان پانچ طلباء کو سٹیج پر بلوایا جو آئندہ ایک دو ماہ میں قرآن مجید مکمل حفظ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ان طلباء سے بھی قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا گیا۔ اس کے بعد مکرم کمانڈر ایاز محمود چٹھہ صاحب نے مدرسہ کی کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار کیا اور مستقبل میں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ بعد ازاں مکرم حافظ محمد اکرم صاحب استاد مدرسہ نے اظہار تشکر کے ساتھ والدین کو بعض امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد حفظ کرنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے اور گروپ فوٹو ز ہوئیں۔ اختتامی دعا اور طعام کے بعد تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس تقریب میں طلباء اور والدین سمیت تقریباً 40 / افراد نے شرکت کی۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ❁ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ❁ مقام اشاعت ❁ دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) ❁ قیمت 5 روپے

خلافت احمدیہ کا قیام خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا ثبوت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ایک ہاتھ پر جمع کیا ہوا ہے

ہر احمدی چھوٹے افسر سے خلیفہ وقت تک کی اطاعت خدا کی رضا حاصل کرنے کیلئے کرے کہ اسی سے پھر تقویٰ میں بڑھیں گے

نوجوان اور بچے کوئی بھی کام کرتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ ایک احمدی کا دل جماعتی اور ذاتی معاملات میں نفاق سے پاک ہونا چاہئے۔ دوسروں کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ہمیشہ سچی اور کھری بات کہے۔

دعوت الی اللہ کے میدان میں وسعت کیلئے قرآن، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود کو پڑھنے اور سمجھنے کی طرف توجہ کرنی ہوگی

قرب الٰہی پانے، نمازوں کو سجانے، علم بڑھانے اور عملوں کو چمکانے کی کوشش کے ساتھ خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے

اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے 27 ستمبر 2009ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ یو۔کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

الحمدللہ کہ آج ہمارا خدام الاحمدیہ UK کا سالانہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری جیسا کہ صدر صاحب نے رپورٹ میں بھی پیش کیا ہے گزشتہ سال سے تقریباً ساڑھے تین سو سے زائد تھی۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھتا ہے اور اٹھنا چاہیے اور یہی آگے بڑھنے والی اور ترقی کرنے والی قوموں کی نشانی ہے۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آج جو حاضری یہاں اجتماع میں ہے آئندہ سال اس سے بہرحال بہتر ہونی چاہئے۔ اور اگر کوشش اور دعا سے کام لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے ہر کام میں برکت عطا فرماتا چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ نے اس سال یہ بھی ثابت کیا ہے کہ جو بھی اس کا صدر مقرر کر دیا جائے وہ کامل اطاعت کے ساتھ اس کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اس کے پروگراموں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے کاموں کو آگے بڑھاتے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی جماعت احمدیہ کے ساتھ ایک خاص تائید ہے۔ صدر صاحب کو جب گزشتہ سال صدر بنایا گیا، مَیں نے ان کی صدر بننے کی منظوری دی تو پریشان بھی تھے لیکن اس وقت ان کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ جو کام ان کے سپرد کیا گیا ہے یہ کام دنیاوی کام نہیں ہے اور الٰہی جماعتوں کا یہ خاصہ ہوتا ہے کہ ان کے اوپر جو بھی نگران مقرر کیا جائے، جو بھی امیر مقرر کیا جائے، اس سے مکمل تعاون کرتے ہوئے اس کے کام کو آگے بڑھاتے چلے جاتے ہیں کیونکہ یہ کسی شخص کا کام نہیں۔ ہماری جماعت میں شخصیت پرستی نہیں۔ تمام جماعت اور افراد جماعت بچے مرد اور عورتیں اس لئے کام کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ لہٰذا ان کو جو فکر تھی وہ ناتجربہ کاری کی وجہ سے تھی۔ اور وقت نے ثابت کر دیا کہ ان کی فکر غلط تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام فکروں کو دور فرمایا اور بڑی کامیابی سے خدام الاحمدیہ نے گزشتہ سالوں سے بڑھ کر اس سال اپنے پروگرام سرانجام دئے۔ یہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کی خوبصورتی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص تائیدات اور نصرت کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو وعدے آپ سے کئے تھے ان کو آج تک پورا کرتا چلا جا رہا ہے ......اور مزید مَیں بتاؤں کہ حضرت مسیح موعود نے خود فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ تائیدات کیوں میرے ساتھ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ”اس وقت دنیا بھر میں ایک ہی مذہبی جماعت ہے جو اپنا امام رکھتی ہے ورنہ تمام دوسری جماعتیں شخصی ہیں۔ ان کا کوئی پیشوا نہیں۔ آپس میں قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى کا مصداق بن رہے ہیں“۔ (الحشر:15) (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 220 مطبوعہ ربوہ) وہ بانگ بلند دعوے کرتے ہیں کہ ہم ایک ہیں لیکن ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں اور اس کے نظارے آج ہمیں ہر جگہ نظر آتے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود کے بعد خلافت کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ خوبصورتی پیدا فرمائی ہے اور پھر یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا اور آپ کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے...... ہماری جو یہ ترقی ہے اور اکائی اور جماعت ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کا اللہ تعالیٰ کی ذات کا بھی ثبوت ہے کہ خدا ہے۔ خدا کو نہ ماننے والے کہتے ہیں کہ خدا کا کیا ثبوت ہے؟ ایک احمدی کے لئے اس کا بہت بڑا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو پھیر کر ایک ہاتھ پر جمع کیا ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود کا زمانہ تھا تو غیر کہتے تھے کہ یہ شخص ایسا ہے کہ اس کی زبان میں جادو ہے۔ اس کی تقریروں میں ایک جادو بھرا ہوا ہے۔ اس کی باتوں میں ایک سحر ہے۔ آپ کی وفات کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے ثابت کیا کہ جو جادو بھرا گیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ آئندہ بھی قائم رہے گا۔ خلافت احمدیہ جس کی آپ نے پہلے سے ہمیں اطلاع دے دی تھی، قائم ہوگی اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوف امن میں بدلتا چلا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانے میں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے اور آج تک جو خلافت احمدیہ قائم ہے یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا ایک ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ایک ہاتھ پر جمع کیا ہوا ہے۔ جسم تو خریدے جاسکتے ہیں لیکن دل نہیں خریدے جاسکتے اور قربانیاں کرنے والے دل نہیں خریدے جاسکتے۔ پس یہ ایک بڑی بات ہے اور نہ صرف جماعت احمدیہ کے حق میں ایک بہت بڑا ثبوت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور وجود ہونے کا بھی ثبوت ہے۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے جس نے جماعت کو ایک رکھا ہے اور پھر خلافت کے فیصلے میں خدا تعالیٰ برکت بھی عطا فرماتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت احمدیہ کے ہر فرد جماعت میں اطاعت کا ایک جذبہ ہے اور اس وجہ سے ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے۔ وہ خلافت کے نظام کی وجہ سے تمام نچلے نظام جو ہیں، تنظیمیں جو ہیں ان کی اطاعت کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس یہ دلوں کو پھیرنا، دلوں کو قابو رکھنا، اطاعت کے جذبات پیدا کرنا یہ خدا تعالیٰ کی خدائی کا ثبوت ہے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ اطاعت کے مضمون کی وسعت کو ہر نوجوان نے، ہر بچے نے اپنے سامنے رکھنا ہے۔ صرف چھوٹے موٹے کاموں میں اطاعت نہیں کر دینی۔

خدام الاحمدیہ نے زور لگایا کہ اجتماع کے لئے حاضری بڑھانی ہے تو یہ اطاعت نہیں۔ اجلاسات پہ آنا ہے تو یہ اطاعت نہیں ہوگئی۔ وقتی جذبہ کے تحت کسی قسم کی مالی قربانی کر دی تو یہ اطاعت نہیں ہوگئی۔ چند دن عشرہ تربیت منانے سے نمازیں پڑھ لیں تو اطاعت نہیں ہوگئی۔ بلکہ اطاعت کا ایک مستقل مضمون ہے جو ہر احمدی میں جاری رہنا چاہیے۔ آپ نے صرف اس لئے اطاعت نہیں کرنی کہ عرصہ ہو گیا ہمارے والدین نے بیعت کی تھی اور جماعت میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے اس عہد کو، اس معاشرہ کی پابندی کو قائم رکھنا ہے۔ ایک معاشرہ میں ہم جذب ہو گئے ہیں اس لئے ہمارے لئے اور کوئی راستہ نہیں۔ کیونکہ غیر بھی ہمیں قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے ہماری مجبوری ہے کہ اطاعت کرتے چلے جائیں۔ خاندانی رشتہ داریاں ہیں، ان کے تقاضے ہیں اس لئے اطاعت کرنی ہے یا جیسے کہ مَیں نے کہا کہ جماعتی تنظیم ہے اس میں بعض معاملات میں اطاعت کرنی ہے یا اگر کہیں اطاعت کرنے کو دل نہیں چاہ رہا تو اس لئے اطاعت کرنی ہے کہ انتظامی لحاظ سے اگر ان باتوں کو نہ مانا گیا، بعض فیصلوں کو نہ مانا گیا تو کہیں تعزیر نہ ہو جائے۔ ایک احمدی میں یہ نہیں ہونا چاہیے۔ ایک مخلص احمدی جب اطاعت کے جذبہ کے ساتھ چھوٹے سے چھوٹے افسر سے لے کر خلیفہ وقت تک کی اطاعت کرتا ہے تو اس کے مدنظر یہ رہنا چاہیے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے یہ سب اطاعت کرنی ہے اور جب یہ اطاعت ہوگی تو اس وقت پھر تقویٰ میں بھی بڑھیں گے۔ یا جب تقویٰ پیدا ہوگا تو یہ اطاعت بھی اس معیار کی ہوگی جس میں انسان نے سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرنا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ....(النور:53) کہ جب وہ اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوا کرتے ہیں اور یہ معیار وہی حاصل کر سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو چاہتے ہیں۔ ان کا ہر کام، ہر حرکت

خداتعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو، معاشرہ کے دباؤ سے نہ ہو، جماعتی تعزیر سے بچنے کے لئے نہ ہو۔ بلکہ اس لئے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس کے فیصلے مانو۔ اس لئے اطاعت ہو اور ہر ایک کے سامنے یہ ہو کہ میں جو بھی کام کرنے لگا ہوں یا میں کسی کے حکم کو ماننے لگا ہوں تو اس میں میں نے کسی قسم کی کمی نہیں ہونے دینی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں اس کام کو نہ کر کے اس کی ناراضگی مول نہیں لینا چاہتا۔ پس یہ خالص اطاعت ہے۔ اور یہی لوگ ہیں جو پھر فلاح پاتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے............(النور:53) اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔ کامیابیوں کی انتہائی منزلیں چھو لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ پس کامیابیاں صرف زبان سے کہہ دینے سے نہیں ملیں گی کہ ہم اطاعت کر رہے ہیں۔ بلکہ خالص اطاعت کے جذبے سے جب اطاعت کریں گے اور معاشرے کے خوف سے اطاعت نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ خدا تعالیٰ کے خوف سے اطاعت کر رہے ہوں گے۔ اور اس کا تقویٰ رکھتے ہوئے اطاعت کر رہے ہوں گے تو اس وقت کامیابیاں ملیں گی۔

اللہ تعالیٰ کا تقویٰ کس طرح حاصل ہوتا ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے ہوتا ہے۔ بیشمار احکامات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں دئے ہیں۔ ہر کام کرتے ہوئے یہ خیال ہر نوجوان اور ہر بچے کو رکھنا چاہئے کہ مجھے خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ مَیں ماں باپ سے چھپ کر، جماعتی عہدیداروں سے چھپ کر کوئی کام کر سکتا ہوں لیکن خدا تعالیٰ کی نظر سے میرا کوئی کام اوجھل نہیں ہے۔ اور مَیں نے تو اپنے ہر کام کو خدا تعالیٰ کی خاطر کرنے کا عہد کیا ہے۔ پس یہ جذبہ ہے جو ہر خادم میں اور ہر طفل میں پیدا ہونا چاہیے۔ اور اگر غلط کام ہے تو اس سے اس لئے بچنا ہے کہ اگر میں نے اس کو کیا تو کہیں میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والا نہ بن جاؤں۔ جب یہ حالت ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرب بھی ملتا ہے۔ پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ خود اپنے اندر کے ضمیر کی آواز کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے کہ ہماری اطاعت کے معیار کیا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی تقویٰ تبھی پیدا ہوگا جب ہر ایک یہ جائزے لے رہا ہوگا۔ اور جب یہ جائزے ہونگے تو پھر دیکھیں کیا انقلابی تبدیلیاں آپ کے اندر پیدا ہوتی ہیں اور یہ جائزہ اس وقت حقیقی ہوگا جب آپ احمدی ہونے کے مقصد کو پہچانیں گے۔ یہ بہت ضروری چیز ہے۔ ہم کیوں احمدی ہیں؟ ہمارے احمدی ہونے کا مقصد کیا ہے؟ ہمیں دنیا کی گالیاں سننے کی، دنیا سے ماریں کھانے کی، دنیا سے بعض باتوں میں مذاق اڑوانے کی کیا ضرورت ہے؟ اس مقصد کو جب تک سمجھیں گے نہیں، ان باتوں کا جواب نہیں ملے گا۔

کروڑوں (۔) ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم (۔) ہیں۔ ہم تقویٰ پہ چلنے والے ہیں۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ تقویٰ کی تعریف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہے، اس کے رسول نے بتائی ہے یا اس زمانہ میں اس تعلیم کے مطابق جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے بتائی ہے اس کو مزید کھول کر حضرت مسیح موعود نے ہمیں بتایا ہے۔ پس کروڑوں (۔) کے یہ دعوے فضول ہیں، لاحاصل ہیں، بےثمر ہیں کہ ہم تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ جو خودکش حملے کر رہے ہیں وہ اپنے زعم میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خودکش حملے کر رہے ہیں۔ جو معصوموں کو اس بات پر ابھار رہے ہیں کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو اپنی جانوں کو خودکش حملوں سے اڑا کر ضائع کر دو۔ پس جب بھی ان سے یہ پوچھا جائے وہ یہی کہتے ہیں کہ یہ تقویٰ ہے جس کی خاطر ہم یہ کام کر رہے ہیں اور یہ تقویٰ ہے جس کی خاطر بچوں کو ہم اس میں جھونک رہے ہیں۔ دس بارہ تیرہ سال کے بچے بلکہ اس سے بھی چھوٹی عمر کے بچے ماں باپ سے دین سکھانے کے بہانے لے لئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کروانے کے بہانے ان کو جنت کے باغوں کے لالچ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حوالہ سے لے لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ تقویٰ نہیں ہے۔ کسی کی معصوم جان سے کھیلنا یا کسی معصوم جان کو بلاوجہ ضائع کرنا یہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں ہے۔ یہ تو کہیں اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے۔ پس ان کی جو تقویٰ کی یہ تعریفیں ہیں خود تراشی ہوئی تعلیمیں ہیں۔

اللہ اور رسول کا حکم ہے کہ جہاد کرو۔ جہاد کیا کرو؟ ان شرائط کے ساتھ جہاد کرو جن کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ اگر وہ شرائط موجود نہیں تو بلاوجہ جانیں دینا کوئی تقویٰ نہیں اور یہ کوئی خدا اور اس کے رسول کی اطاعت نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ جائز طریق سے اگر جنگ تم پر ٹھونسی جاتی ہے تو تمہیں اپنا دفاع کرنے کے لئے، اپنے آپ کو بچانے کے لئے، اپنی (۔) اور عبادت گاہوں کی حفاظت کے لئے تو جہاد کا حق ہے لیکن معصوم جانوں کو، بچوں اور عورتوں کو خودکش حملوں سے اڑانے کے لئے جہاد جہاد نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی صریحاً نافرمانی ہے۔ پس یہ جوان لوگوں کے تقویٰ کے دعوے ہیں یہ سب غلط ہیں۔ آج ایک احمدی ہی ہے جو بتا سکتا ہے کہ صحیح تقویٰ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ......کا حکم تھا کہ زمانے کے امام کو ماننا......آج ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو پہچان کر اس تمام لغویات اور گند اور ظلم اور بربریت سے اپنے آپ کو بچایا ہوا ہے۔ پس آج احمدی ہی حقیقی تقویٰ کو سمجھ سکتا ہے جس نے امام کو پہچانا ہے۔ آج اللہ (۔) کی اطاعت حضرت مسیح موعود کی اطاعت سے وابستہ ہے اور حضرت مسیح موعود کی اطاعت سے باہر نکل کر نہ اللہ کی اطاعت ہے اور نہ اس کے (۔) کی اطاعت۔

انہیں آیات میں جو مَیں نے پڑھیں ہیں آگے جا کر اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ پس خلافت کو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے (۔) کی تائید حاصل ہے اور اسی لئے جماعت ایک ہاتھ پر جمع ہوتی ہے کہ اللہ اور اس کے (۔) کی تائید حاصل ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وجہ سے احمدی ایک ہاتھ پر جمع ہیں ورنہ کسی بھی خلیفہ کے پاس کوئی دنیاوی طاقت تو نہیں کہ جس نے اس دنیاوی طاقت سے مختلف قوموں کو مختلف رنگوں کے لوگوں کو، مختلف نسلوں کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جگالی کرتے ہوئے، انہیں بار بار اپنے ذہنوں میں دہراتے ہوئے اس مقصد کی تلاش جاری رکھیں جس سے تقویٰ ترقی کرتا ہے۔ جس سے اطاعت ترقی کرتی ہے اور پھر تقویٰ کی جو یہ ترقی ہوگی تو اس سے انسان بامراد ہوتا ہے۔ پھر اس خوشخبری کا حاصل کرنے والا بنتا ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ یہ لوگ بامراد ہوں گے۔ اس زمانے میں جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے راستوں کی تلاش میں نشان دہی فرمائی۔ چند باتیں حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں مَیں بیان کرتا ہوں۔

آپ نے فرمایا:۔

”بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 605 مطبوعہ ربوہ) اور اصل مقصد جو ایک مومن کا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اصل مقصود کو پہچان لو۔ اصل مقصود اور مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی سچی توحید کا قیام ہے اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ درحقیقت اگر توحید کی حقیقت کو سمجھ لیں تو حقوق العباد خود بخود قائم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پھر انسان ان تمام باتوں پر عملدرآمد کرتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔

ہمارے میں سے جو نوجوان ہیں اور جو اکثریت میرے سامنے بیٹھے ہیں یہ نوجوان ہی ہیں یا نوجوانی کی عمر سے گزر رہے ہیں لیکن ابھی تک جوان ہیں۔ ان کے بہت سارے مسائل ہیں۔ جھگڑے ہیں۔ مثلاً مذاق میں ہی کوئی دوسرا بات کر دے تو نوجوانی میں غصہ میں آ کر ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں جن سے پھر لڑائیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ پھر بیویوں کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ ذرا سی بات پر گھروں میں لڑائیاں اور فساد پیدا ہو رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ گھروں کو جنت نظیر بناؤ۔ یہی اطاعت کامل ہے۔ پھر رشتہ داروں کے حقوق نہ ادا کرنا ہے حالانکہ رشتہ داروں کے حقوق بھی رکھے گئے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ حق ادا کرو۔ یہ اطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر انسان کرتا ہے۔ بعض لوگ جماعتی طور پر بہت اچھے ہوتے ہیں۔ بڑی خدمات بجا لا رہے ہوتے ہیں۔ کئی کئی گھنٹے جماعت کو دے رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے گھروں میں ہر وقت فساد ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات پر جو کامل یقین ہے اس میں کمی ہے۔ پس احمدی کا یہ کام ہے کہ یہ کامل یقین پیدا کرے اور جب کامل یقین پیدا کرنے میں یہ کوشش ہوگی تو شیطان جو مختلف راستوں سے آتا ہے ورغلاتا ہے اور بھلا دیتا ہے کہ ہماری زندگی کا اصل مقصد کیا ہے۔ وہ بھی پھر ہمیشہ یاد رہے گا اور پھر انسان شیطان کے پنجے میں نہیں آئے گا۔ اس کی باتوں میں نہیں آئے گا۔ اس کے بہلاوے اور پھسلاوے میں نہیں آئے گا۔

حضرت مسیح موعود نے توحید کا کیا نقشہ کھینچا ہے؟ کیونکہ توحید کے قیام ہی سے پھر باقی باتیں آگے چلتی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر انسان کلمہ طیبہ کی حقیقت سے واقف ہو جائے اور عملی طور پر اس پر کاربند ہو جاوے تو وہ بہت بڑی ترقی کر سکتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کا مشاہدہ کر سکتا ہے“۔ فرمایا ”میں جانتا ہوں بہت سے لوگ میری جماعت میں داخل تو ہیں اور وہ توحید کا اقرار بھی کرتے ہیں مگر میں افسوس سے کہتا ہوں کہ وہ مانتے نہیں۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق مارتا ہے یا خیانت کرتا ہے یا دوسری قسم کی بدیوں سے باز نہیں آتا۔ مَیں یقین نہیں کرتا کہ وہ توحید کو ماننے والا ہے کیونکہ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کو پاتے ہی انسان میں ایک خارق عادت تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے“۔ ایک ایسی واضح تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہوتی۔ اگر سچی توحید کو دل میں قائم کر لے انسان۔ فرمایا: اس میں بغض کینہ، حسد، ریا وغیرہ کے بت نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ سے اس کا قرب ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں ”اس وقت وہ سچا موحد بنتا ہے جب یہ اندرونی بت تکبر، خود پسندی، ریاکاری، کینہ وعداوت، حسد و بخل، نفاق و بدعہدی وغیرہ کے دور ہو جاویں۔ جب تک یہ بت اندر ہی ہیں اس وقت تک لَاۤاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے میں کیونکر سچا ٹھہر سکتا ہے“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 91 مطبوعہ ربوہ)

پس دیکھیں بے شک ہم لَاۤاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ پر یقین رکھتے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود جس گہرائی میں ہمیں سمجھا رہے ہیں وہ لَاۤاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ ہم میں سے کتنوں کے دلوں میں ہے۔ کیا ہمارے دل تکبر سے مکمل پاک ہیں؟ کیا ہم اپنی ذاتی اناؤں اور عزت کے نام پر ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آ جاتے ہیں اور تکبر کا اظہار کرتے ہیں۔ کیا ہمارے دل خود پسندی سے پاک ہیں یا اپنی ذات کو ہی دوسروں پر فوقیت اور اہمیت دیتے چلے جاتے ہیں؟۔ ہم ہر وقت یہی سوچتے ہیں کہ ہماری ہی تعریفیں کی جائیں۔ ہماری ہی Projection کی جائے۔ ہمیں ہی زیادہ اٹھایا جائے اور اگر یہ نہیں تو ہمارے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ یہ جذبات مجروح ہونے سے خود پسندی کا اظہار بڑھا ہے اور یا دل میں جو خواہش ہے وہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ کیا ہمارے دل کینہ اور عداوت سے پاک ہیں؟ یا ذرا سی بات پر ہم دل میں کینہ رکھتے ہیں، اپنی رنجشیں بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ کیا ہم حسد سے پاک ہیں؟ کیا دوسروں کی

ترقی دیکھ کر ہمارے اندر رشک کے جذبات کی بجائے حسد کے جذبات ابھرتے ہیں اور ہم اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں؟ کیا ہم بخل سے پاک ہیں؟ یا اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرتے ہوئے ہمارے ہاتھ رک جاتے ہیں۔ اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل تو کرتے رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی خاطر اگر قربانی کرنی پڑے تو رک جاتے ہیں۔ بہت سے ہیں جو اللہ کے فضل کے ساتھ جماعت میں ہیں جو کسی قسم کا کوئی بخل نہیں دکھاتے بلکہ بڑے کھلے دل کے ہیں۔ قربانیاں کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن ایسے بھی ہیں جو خود اپنے جائزے لیں کہ وہ بخل سے پاک ہیں؟ پھر کیا ہمارے دل نفاق سے پاک ہیں؟ یا ہمارے دل میں کچھ اور ہوتا ہے اور ظاہر کچھ اور کرتے ہیں۔ ایک احمدی کا دل صرف جماعتی معاملات میں ہی نہیں بلکہ ذاتی معاملات میں بھی نفاق سے پاک ہونا چاہیے۔ جو بات وہ کہے سچی کہے کھری کہے لیکن اس کے ساتھ ہی دوسروں کے جذبات کا بھی خیال رکھیں۔ نفاق یہ ہے کہ دل میں کوئی رنجش بھری ہوئی ہو۔ ظاہری طور پر کچھ اور کیا جائے اور ان رنجشوں کی وجہ سے حسد کا جذبہ مزید ابھرتا ہے اور انسان کو نقصان پہنچاتا چلا جاتا ہے۔ خود اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہا ہوتا ہے۔ کیا ہم اپنے سارے عہد پورے کرنے والے ہیں؟ یا کچھ پر عمل کیا اور کچھ پر نہیں کیا۔ اگر اپنے عہد پورے کرنے والے ہیں۔ تو پھر توحید کو اپنے دلوں میں قائم رکھنے کے لئے یقیناً ہم نے کوشش کی ہے۔ پھر یقیناً نمازوں کی حفاظت کرنے والے بھی ہم ہوں گے اور مردوں کے لئے نمازوں کی حفاظت قیام نماز کی کوشش کرتے ہوئے ہوتی ہے۔ باجماعت نمازوں کی ادائیگی کی صورت میں ہوتی ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ بھی ایک عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور معبود کی بھی عبادت کی جاتی ہے اور عبادت کا یہ طریق بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ہے۔ اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی کا عہد ہے اور ان دونوں باتوں پر عمل کرنے کا عہد اس زمانے میں ہم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر کیا ہے۔ پس اگر کلمہ پر ایمان ہے تو عہد کی پابندی بھی لازمی ہے۔

نماز کی اہمیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''نماز کی پابندی کے بارہ میں بار بار قرآن شریف میں کہا گیا ہے''۔ پھر آپ نے فرمایا ''اصل بات یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے حضور ایک سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے محفوظ کردے۔ انسان درد اور فرقت میں پڑا ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب اسے حاصل ہو۔ اس کے لئے سعی کرنا ضروری امر ہے''۔ وہ اندر جو گناہوں سے بھرا ہوا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور قرب سے دور جا پڑا ہے اسے پاک کرنے اور دور سے قریب کرنے کے لئے نماز ہے۔ اس ذریعہ سے ان بدیوں کو دور کیا جاتا ہے اور اس کے بجائے پاک جذبات بھر دئے جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 93-92 مطبوعہ ربوہ) اور نماز کس طرح کی پڑھنی چاہئے؟ جو خدا تعالیٰ کے قریب کرتی ہے۔ بدیوں سے پاک کرتی ہے۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ پر یقین کامل کرتی ہے۔ فرمایا کہ ''صلوٰۃ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نرے الفاظ اور دعا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ اس کے ساتھ ایک سوزش اور رقت اور درد ہو''۔

پس یہ نمازیں ہیں جو ایک احمدی کو پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر نوجوانی کی عمر میں ہم نے اس جڑ کو پکڑ لیا، اس اصول کو پکڑ لیا تو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ سے قرب کا جو تعلق ہے ترقی کرتا چلا جائے گا۔

آج جب کہ دنیا خدا تعالیٰ کے وجود کے بارہ میں بیہودہ تحریریں لکھ رہی ہے، کتابیں لکھی جاتی ہیں، مضامین لکھے جاتے ہیں اور بہت سی لغویات کے ذریعہ، میڈیا کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے وجود کی نفی کی جاتی ہے۔ ایک بہت بڑا طبقہ جو خدا کے وجود اور مذہب کے انکار نہ کرنے کے باوجود عملاً مذہب اور خدا سے بھی دور چلا گیا ہے۔ دنیا نے اس کے سامنے بہت سے معبود کھڑے کر دیئے ہیں...... منہ سے تو بے شک کہہ رہے ہیں لیکن عملاً اس کی نفی ہو رہی ہے۔ کیونکہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ نے حقوق العباد کی ادائیگی کے سبق دیئے ہیں۔ .... نے اس کی عملی تصویر ہمارے سامنے پیش فرمائی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ (محمد:34) کے ساتھ ہمیں اطاعت کی تلقین فرمائی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ جیسا مَیں نے کہا ''اَطِیْعُوْا اللّٰہ'' ''مَیں اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ احکامات پر عمل کرنے کی ہدایت دی ہے اور ''اَطِیْعُوْا الرَّسُوْل'' ''میں رسول پاک ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ پس اس (۔) کی اعلیٰ تصویر بننے کے لئے ایک احمدی کو بہت زیادہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور جب ہم اپنے علم کو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے آراستہ کریں گے تو ہم یہ کہنے والے بن کر (۔) کے میدان میں آگے بڑھ سکیں گے کہ ہم ہی ہیں جو (۔) پر یقین رکھتے ہیں اور پھر ہم حق کا پیغام دنیا کو پہنچا کر دوسرے مذاہب پر حق کی برتری ثابت کرنے والے ہوں گے۔ جس کو دنیا آج بھول چکی ہے اور اپنے عمل کو اسوہ رسول ﷺ کے مطابق ڈھال کر اپنے عملی نمونوں سے ہم دنیا کو ثابت کریں گے کہ یہ وہ نمونے ہیں جن پر عمل سے آج انسانیت کی بقا ہے۔ پس (۔) کے اس میدان میں وسعت کے لئے یہ راستے اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا الـلّٰـہ'' کے مفہوم کو بھی سمجھنا ہوگا اور'' .... '' کے مفہوم کو بھی سمجھنا ہوگا اور ان راستوں کو اختیار کرنے کے لئے قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود کی کتب ...... پڑھنے اور سمجھنے کی طرف بھی توجہ پیدا کرنی ہوگی۔ گویا نیکیوں میں قدم بڑھانے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے میدان کھولنے کے لئے یہ علم حاصل کرنے ضروری ہیں۔ اپنے علم کو بڑھانا بھی ضروری ہے اور اپنے عملوں کی طرف توجہ دینا بھی ضروری ہے اور یہ میدان پھر اللہ کے فضل کھولتے چلے جائیں گے۔

پس آئیں اور یہ عہد کریں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ اپنی نمازوں کو بھی سجانا ہے۔ اپنے علم کو بھی بڑھانا ہے۔ اپنے عملوں کو بھی چمکانا ہے اور ان سب چیزوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے۔ خلافت احمدیہ کی نئی صدی ہمارے نعروں سے نہیں سجنی بلکہ ہماری دعاؤں اور ہمارے عملوں سے سجنی ہے۔

صدر صاحب نے اجتماع شروع ہونے سے پہلے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ اطفال کو علیحدہ خطاب اطفال کی مارکی میں ہو۔ مَیں نے کہا تھا اطفال کے لئے بھی، جو سمجھنے والے اطفال ہیں عموماً وہی مضمون ہوتا ہے جو خدام کو کہا جاتا ہے۔ یہی پیغام جو ہے وہ اطفال کے لئے بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دس سال کی عمر میں نمازیں فرض کیں ہیں اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور اس میں کبھی سستی نہ کریں۔ دس سال کی عمر ایسی عمر نہیں کہ کہا جائے کہ ہمارے سے سستیاں ہو گئیں۔ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ نمازیں پڑھنا بہرحال ہر ایک پر فرض ہے۔ قرآن شریف پڑھیں۔ بہت سے بچے جب قرآن شریف حفظ کرتے ہیں تو اس عمر میں یعنی دس سے بارہ سال کی عمر میں ہی کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسی عمر ہے کہ اس کے ساتھ پھر ترجمہ بھی پڑھنا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان کو بڑھانے کے جو طریقے ہیں وہ ایسے ہیں جو بچوں کے دماغ میں بڑی جلدی Mature ہو جاتے ہیں اور اگر وہ سمجھنا چاہیں تو سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ قرآن کو جب ترجمہ کے ساتھ پڑھیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں کا بھی پتہ چلے گا کہ اس میں کیا حکم ہیں مثلاً ایک حکم ہے کہ والدین کی عزت کرو۔ پس ماں باپ کی عزت کریں گے، ان کا کہنا مانیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کام سے خوش ہوگا کیونکہ آپ اپنے ماں باپ کا کہنا اس لئے مان رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کے اس عمل سے خوش ہو، آپ کے اس کام سے خوش ہو۔ یہاں کے جو بچے ہیں ان کی نقل نہ کریں۔ یورپ میں رہنے والے جو بچے ہیں .... یا غیر ...... ہیں ان کو جیسے میں نے شروع میں کہا تھا کہ ان کو سمجھانے والا کوئی نہیں۔ ان کا امام کوئی نہیں۔ آپ لوگ ان لوگوں سے منفرد ہیں۔ ان کی نقل آپ نے نہیں کرنی بلکہ ان کو اپنے پیچھے چلانا ہے۔

جیسے مَیں نے اپنے خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ اب تو ٹی وی میں یہ سوال اٹھنے لگ گئے ہیں کہ بچوں کو سمجھانے کی سختی سے اور نرمی سے سمجھانے کی کیا حدیں ہیں۔ کیونکہ ذرا سی بھی سختی کی جائے بلکہ یہ بھی مثال دیتے ہیں کہ گرم چیز کو اگر بچہ ہاتھ لگائے اور ماں باپ نے زور سے یوں چپت لگا کے پیچھے ہٹا دیا اور بچے نے رونا اور چلانا شروع کر دیا تو اسی بات پر پولیس اور بچوں کی حفاظت کے جو ادارے ہیں وہ آ کر اس کو لے جاتے ہیں اور ماں باپ سے علیحدہ کر دیتے ہیں اور اسی چیز نے بڑھتے بڑھتے بچوں کو بے ادب بنا دیا ہے۔ نہ ماں باپ کا احترام رہا ہے اور نہ کسی اَور چیز کا احترام رہا ہے۔ اسی طرح سکولوں میں بھی ڈسپلن توڑنے والے ہوتے ہیں۔ اب یہ شور پڑنے لگ گیا ہے کہ کوئی حد لگا لیں، جہاں سے ہم کہہ سکیں کہ اس حد سے آگے نہیں بڑھنا۔ اگر بڑھو گے تو سختی ہوگی اور اس حد تک کہ بچوں کی حفاظت کے جو ادارے ہیں وہ دخل نہیں دیں گے۔ گویہ چیزیں (۔) نے پہلے ہی فطرت کے مطابق بیان کر دی ہیں کہ والدین کا بھی اور اپنے بڑوں کا بھی عزت و احترام کرو۔ پھر یہ قرآن کریم کا جو پڑھنا اور سمجھنا ہے، بڑوں کو بھی اور چھوٹوں کو بھی اور بہت سی نیکیوں کی طرف راہنمائی کرے گا۔ بہت سی نیکیوں کے بارہ میں پتہ چلے گا۔ اللہ کرے کہ خدام اور اطفال اس بات کو سمجھیں کہ احمدی ہونے کی وجہ سے ان کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اصحاب کہف کے ذکر میں نوجوانوں کا ذکر ملتا ہے۔ جنہوں نے توحید کی حفاظت کی اور اس کو قائم رکھنے کے لئے قربانیاں دیں۔ پس آج مسیح موعود کے ذریعہ توحید کے قیام میں نوجوانوں نے ہی اہم کردار ادا کرنا ہے اور دنیا میں (۔) کا پھیلانا اور توحید کا پیغام اب احمدیوں کا ہی کام ہے اور اس میں جیسے مَیں نے کہا نوجوانوں نے بھرپور کردار ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اب دعا کر لیں۔

(الفضل انٹرنیشنل یکم جنوری 2010ء)

دربارِ الٰہی میں حاضری زیادہ ضروری ہے

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے ملکہ میری نے ونڈسر کے محل میں ذاتی مہمان کی حیثیت سے مدعو کیا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے بتایا گیا کہ ملکہ جب ملاقات کے لئے بلائیں تو جب تک ملکہ خود ملاقات کو ختم نہ کریں آپ ان کی موجودگی میں اشارۃً بھی ملاقات کے اختتام کی کوشش نہیں کر سکتے وغیرہ۔ میں جب ملاقات کے لئے ملکہ کے پاس حاضر ہوا تو ملاقات اتنی لمبی ہوگئی کہ مجھے ڈر ہوا کہ نماز عصر ضائع نہ ہو جائے۔ چنانچہ میرے چہرے پر فکر کے آثار نمودار ہو گئے۔ ملکہ جو بے حد زیرک تھیں فوراً سمجھ گئیں کہ میری طبیعت پر بوجھ ہے۔ انہوں دریافت کیا تو میں نے عرض کیا کہ میری نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے۔ ملکہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئیں اور حکم فرمایا کہ ظفر اللہ خاں کی نماز کے وقت نوٹ کر لو۔ اور اگر دوران ملاقات ان کی کسی نماز کا وقت ہو جائے تو مجھے بتا دیا کرو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرما دیا کہ پھر نماز کے بروقت ادا کرنے میں کوئی دقت نہ ہوئی۔

(ماہنامہ خالد چوہدری سر ظفر اللہ خان نمبر دسمبر 1985ء صفحہ 89)

مقابلہ مقالہ نویسی 10-09ء بعنوان ''سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول''

برائے مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

(زیر اہتمام قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

قواعد

☆عنوان مقالہ ''سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل''

☆مقالہ کے الفاظ 25ہزار سے کم نہ ہوں اور 40ہزار سے زائد نہ ہوں۔الفاظ کی پابندی ضروری ہے۔ بصورت دیگر مقالہ مقابلہ میں شامل نہ ہوگا۔

☆مقالہ نگار اپنے الفاظ کی تعداد کو مقالہ کے شروع میں نمایاں طور پر تحریر کریں۔

☆جن کتب کا حوالہ دیا جائے اُن کے مصنفّین، کتاب کا نام، شائع کرنے والے ادارے کا نام، ایڈیشن، سن اشاعت، جلد اور صفحہ نمبر کا ذکر ضرور کیا جائے۔حوالہ جات کو درست اور نمایاں طور پر تحریر کیا جائے۔

☆کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔دائیں طرف حاشیہ چھوڑ کر لکھیں۔

☆مقالہ جمع کرانے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2010ء ہے-مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆اس مقابلہ میں مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے ممبران شریک ہوں گے۔

☆مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبرز، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور سے صاف اور خوشخط تحریر کریں۔

☆مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے اراکین اپنے مقالہ جات قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان (ربوہ) کو بھجوائیں۔

☆مقالہ لکھنے والے اراکین کی راہنمائی کے لئے ذیلی عناوین اور امدادی کتب کی فہرست دی جارہی ہے۔ تاہم مقالہ نویس ان کتب کے علاوہ مزید کتب سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔مقالہ تحریر کرتے وقت قیادت تعلیم کی طرف سے دیئے گئے ذیلی عناوین کی پابندی لازمی ہے۔

☆مقالہ نویس مقالہ مرکز میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔مرکز میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں دیا جائے گا۔

☆مقالہ نویس اراکین کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔

☆انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اوّل: ماڈل منارۃ المسیح + کتب+سند امتیاز+15ہزار روپے نقد انعام

دوم: ماڈل منارۃ المسیح + کتب+سند امتیاز+10ہزار روپے نقد انعام

سوم: ماڈل ستارہ احمدیت+کتب+سند امتیاز+5ہزار روپے نقد انعام

ان تین انعامات کے علاوہ دس انعامات حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب اور سند امتیاز کی صورت میں دیئے جائیں گے۔مقابلہ میں شرکت کرنے والے تمام اطفال کو سندِ شرکت بھی دی جائے گی۔

ذیلی عناوین

1-حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا خاندانی پس منظر

2-آپ کا بچپن اور تعلیم

3-تحصیل علم کے لئے آپ کا سفر رامپور و بھوپال

4-سفر حرمین شریفین و مدینہ منورہ

5-بھیرہ میں درس و تدریس اور مطب کا آغاز

6-ریاست جموں و کشمیر میں ملازمت

7-حضرت مسیح موعود سے غائبانہ تعارف اور زیارت

8-دعویٰ مسیحیت پر ایمان اور قادیان میں مستقل سکونت

9-خلافت کی ذمہ داریاں اور استحکام خلافت کیلئے اقدامات۔

10-حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا عشق قرآن

11-حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا عشق رسولؐ

12-حضرت مسیح موعود کے ساتھ آپ کا بے مثال عشق

13-تحریرات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں آپ کا بلند مقام

14-تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل

15-آپ کی علالت اور وفات

امدادی کتب

1-حضرت مسیح موعود کی درج ذیل کتب میں آپ کا ذکر موجود ہے:
فتح اسلام۔آسمانی فیصلہ۔نشان آسمانی۔ازالہ اوہام۔آئینہ کمالات اسلام۔برکات الدُعا۔ ضمیمہ انجام آتھم۔ضرورۃ الامام۔

2-مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین از اکبر شاہ جہاں نجیب آبادی صاحب

3-حیات نور از شیخ عبدالقادر صاحب فاضل (سوداگرمل)

4-تاریخ احمدیت۔جلد سوم

5-روشنی کا سفر از صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ

6-سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔از رضیہ درد صاحبہ

مضامین الفضل

2، 27 ستمبر 1955ء۔ 11/اپریل 1954ء۔16 ستمبر 1955ء۔12/اکتوبر 1955ء۔یکم اپریل 1951ء۔ 23مارچ 1951ء۔27/اپریل 1963ء۔7جولائی 1959ء۔ 20، 24جنوری 1928ء۔ 30نومبر 1923ء۔30مارچ 1914ء۔29اگست، 8 ستمبر 1954ء۔ 4جولائی 1954ء۔23جون 1954ء۔ 12نومبر 1948ء۔11,9 ستمبر 1948ء۔26,19اکتوبر 1948ء۔8جون 1951ء۔ 21 ستمبر 1949ء۔ 28اگست 1948ء۔9/اکتوبر 1956ء۔15/اپریل 1951ء۔24,22مئی 1956ء۔6,5/اکتوبر 1956ء۔ 2دسمبر 1948ء۔ 7جون، 5 ستمبر 1951ء۔ 26فروری 1952ء۔ 7 ستمبر 1948ء۔ 6دسمبر 1950ء۔ 25 ستمبر 1956ء۔ 11دسمبر 1956ء۔ 5مارچ 1939ء۔ 12مارچ 1937ء۔ 28فروری 1941ء۔ 13نومبر 1937ء۔ 14مارچ 1946ء۔ 16 مئی 1940ء۔ 10 ستمبر 1913ء۔ 2جولائی 1913ء۔ 23مارچ 1914ء۔20، 27جنوری، 17فروری، 30مارچ، 18، 24/اپریل، 19 مئی 1949ء۔

روزنامہ الفضل کا خصوصی نمبر بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء

رسائل

ماہنامہ انصاراللہ کا خصوصی شمارہ مئی، جون 2008ء بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی

ماہنامہ خالد۔مئی 1986ء، ماہنامہ مصباح مئی 1986ء

ماہنامہ (''انصاراللہ''۔''خالد''۔''مصباح''۔''تشحیذ الاذہان'')

کچھ نہیں

ہولے ہولے بدلے جاتے ہیں مکانوں کے مکیں
اور چلے جاتے ہیں سب بالا نشیں زیرِ زمیں
جسم و جاں دیوار و در، مال و منال، اہل و عیال
اتنا کچھ میرا ہے لیکن پھر بھی میرا کچھ نہیں

عبدالمنان ناہید

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

یوم تحریک جدید

۞ امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا ''یوم تحریک جدید'' 9/ اپریل 2010ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں۔

9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ:۔ اگر کسی وجہ سے 9/ اپریل کو ''یوم تحریک جدید'' نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تقریب رخصتانہ

۞ مکرم مظفر احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ بشیر آباد ضلع حیدر آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الرقیب سحر صاحبہ بنت مکرم محمد یعقوب احمد صاحب مرحوم نائب سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ محمود آباد فارم ضلع عمر کوٹ کے نکاح و رخصتی کی تقریب مورخہ 25/ اکتوبر 2009ء کو منعقد ہوئی ہے۔ تقریب نکاح میں تلاوت اور حضرت مسیح موعودؑ کے پاکیزہ منظوم کلام کے بعد خاکسار نے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم عمران ماجد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب زعیم حلقہ منور آباد مجلس بشیر آباد ضلع ٹنڈوالہ یار مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔ ظہرانے کے بعد شام 4 بجے رخصتی عمل میں لائی گئی۔ دلہن حضرت میاں جان محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی اور حضرت میاں غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کیلئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم عبدالرشید خان صاحب سابق صدر محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ کی طبیعت ناساز ہے اور ICU فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم رانا منیب احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور اطلاع دیتے ہیں کہ میرے والد محترم رانا عبدالحکیم خان صاحب کاٹھگڑھی بعارضہ بخار تین چار روز سے علیل ہیں کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور لکھتے ہیں۔

میرے بھتیجے مکرم عبدالشکور خان صاحب جرمنی کی طبیعت اب پہلے سے بہت بہتر ہے۔ کامل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

نیز خاکسار بھی تین چار روز سے فلو اور بخار کی وجہ سے علیل ہے۔ دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

۞ مکرم حافظ وحید الرحمن صاحب بشیر آباد ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے والد محترم خلیل احمد صاحب کافی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ چلنا پھرنا اور اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہے احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم خلیق احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ حال مقیم لندن بلڈ کینسر کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ دردِ دل سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

بندش بجلی

۞ ڈاور فیڈر کی ری کنڈیشننگ کی وجہ سے مورخہ 18 و 20 فروری 2010ء کو صبح 10:30 سے شام 4:30 بجے تک بجلی کی رو معطل رہے گی۔ درج ذیل محلہ جات متاثر ہوں گے۔ مسلم کالونی، دارالنصر، دارالعلوم، دارالبرکات، چھنی کھی، طاہر آباد، نصیر آباد کوٹ بہادر، نصرت آباد اور ڈاور

مورخہ 17 و 24 فروری 2010ء کو ربوہ فیڈ ربوجہ تبدیلی HT.LT لائن بند رہے گا۔ جس کی وجہ سے دارالیمن، باب الابواب، دارالرحمت، فیکٹری ایریا، ناصر آباد اور نصیر آباد کے حلقہ جات کی بجلی تعطل کا شکار ہوگی۔ احباب مطلع رہیں۔

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو ربوہ)

بقیہ از صفحہ 8

25 فروری 2010ء

12-40 am	لقاء مع العرب
1-40 am	ایم۔ ٹی۔ اے ورائٹی
2-10 am	گلشن وقف نو
3-15 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
4-30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 1986ء
5-25 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
5-55 am	تلاوت
6-10 am	یسرنا القرآن
6-35 am	لقاء مع العرب
7-35 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
8-00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 1986ء
8-55 am	ایم۔ ٹی۔ اے ورائٹی
9-25 am	آئل پینٹنگ
9-45 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات
11-30 am	بستان وقف نو
12-30 pm	خلافت کی برکات
1-00 pm	فیتھ میٹرز
2-05 pm	ملاقات پروگرام
3-15 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	پشتو سروس
5-10 pm	تلاوت اینڈ درس ملفوظات
5-40 pm	یسرنا القرآن
6-05 pm	بنگلہ سروس
7-05 pm	جلسہ سالانہ یوکے
8-00 pm	ترجمۃ القرآن
8-45 pm	خبرنامہ
9-15 pm	یسرنا القرآن
9-30 pm	انگریزی ملاقات
10-45 pm	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں
11-15 pm	عربی سروس

مشہور محقق اور مصنف

حافظ محمود شیرانی

حافظ محمود شیرانی کا علم و ادب اور درس و تدریس کے اعتبار سے ایک اہم اور معتبر نام ہے۔ وہ 1880ء میں ٹونک میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام اسماعیل خاں شیرانی ہے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت گھر پر حاصل کرنے کے بعد لاہور سے منشی فاضل کیا اور پھر انگلستان چلے گئے۔ وہاں سے شاید قانون کی ڈگری حاصل کر کے بیرسٹری کی سند بھی حاصل کی۔ والد کی وفات کے بعد وہ وہیں پر نوادر کا کام کرنے لگے۔ اسی دوران میں انہیں فارسی اور برعظیم کی زبانوں اور ادب کے مطالعے کا موقع ملا۔ 1913ء میں وہ وطن واپس آگئے۔ اسلامیہ کالج میں وہ ادبیات فارسی کے استاد مقرر ہوئے۔ اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی اور اورینٹل کالج میں ایم اے کی جماعتوں کو پڑھانے لگے۔

حافظ محمود شیرانی کو اردو اور فارسی علم و ادب میں مہارت تامہ حاصل تھی، اس لئے انہوں نے ''تنقید شعر العجم'' جیسی عظیم اور ضخیم کتاب لکھ کر شبلی کی تالیف کی پہلی دو جلدوں پر انتقاد کیا اور ان کی اغلاط کی نشاندہی کی۔ ان کا طریق کار یہ تھا کہ بیشتر شاعر کے کلام سے استشہار کرتے تھے۔ خارجی شہادتوں میں صرف مستند بیانات پر بھروسہ کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ''تنقید شعر العجم'' چھپ کر سامنے آئی تو لوگوں کو عموماً معلوم ہوا کہ حافظ محمود شیرانی تحقیق کی کن کٹھن منزلوں سے گزر کر آئے ہیں۔ ''تنقید شعر العجم'' کی زبان میں جس جا نکاہی سے حوالوں پر حوالے دے کر شبلی کی اغلاط کی نشاندہی کی وہ اپنی نظیر آپ تھی۔ اس طرح گویا انہوں نے ایک اجتہادی تنقید کا فرض ادا کیا۔ اس ضخیم کتاب کے علاوہ حافظ محمود شیرانی کی اور اہم کتب میں ''پنجاب میں اردو، پرتھی راج رائے، فردوسی پر چار مقالے، تذکرہ، مجموعہ نغز اور خالق باری'' زیادہ مشہور ہیں۔ ان کتب کے علاوہ حافظ محمود شیرانی کے بیشمار علمی ادبی اور تحقیقی مقالات بھی شائع ہو چکے ہیں۔ ''پنجاب میں اردو'' حافظ محمود شیرانی کی ایک اہم اور کئی طرح کی مباحث کو دعوت دینے والی کتاب ہے۔ ادبیات کی تاریخ میں ان کا یہ کارنامہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ انہوں نے اردو اور پنجاب کے باہمی ربط کی توضیح کی اور یہ دعویٰ کیا کہ پنجابی دراصل اردو زبان کی صرف و نحو پر مبنی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے اپنی خاص افتاد طبع کے مطابق حوالے اور ثبوت بھی فراہم کئے ہیں۔ 15 فروری 1946ء کو وفات پائی۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

23 فروری 2010ء

12-35 am	لقاءمع العرب
1-40 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-15 am	گلشن وقف نو
3-35 am	سپاٹ لائیٹ
4-20 am	سیرت النبی ﷺ
5-00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
5-30 am	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اینڈ سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
6-30 am	لقاءمع العرب
7-35 am	فرنچ سیکھئے
8-00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
8-30 am	فرنچ ملاقات
9-35 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2009ء
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
12-05 pm	گلشن وقف نو
1-15 pm	سوال وجواب
2-25 pm	بدلتے موسم
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-00 pm	تلاوت، ان سائیٹ سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
5-45 pm	یسرنا القرآن
6-05 pm	بنگلہ پروگرام
7-10 pm	لجنہ اماء اللہ اجتماع
8-00 pm	گلشن وقف نو
9-10 pm	خبرنامہ
9-20 pm	سوال وجواب
10-25 pm	یسرنا القرآن
10-45 pm	تاریخی حقائق
11-15 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11-35 pm	عربی سروس

24 فروری 2010ء

12-35 am	عربی سروس
1-40 am	ان سائیٹ اینڈ سائنس اینڈ میڈیسن ریویو
2-15 am	گلشن وقف نو
3-20 am	لجنہ اماء اللہ اجتماع
4-15 am	انتخاب سخن
5-20 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5-45 am	تلاوت
6-00 am	یسرنا القرآن
6-20 am	لقاءمع العرب
7-25 am	عربی سروس
7-45 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں اینڈ خبرنامہ
8-10 am	سوال وجواب
9-30 am	بدلتے موسم
10-05 am	لجنہ اماء اللہ اجتماع
11-05 am	تلاوت، سیرت النبی ﷺ
11-35 am	آئل پینٹنگ
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-10 pm	ایم ۔ٹی ۔اے ورائٹی
1-35 pm	سوال وجواب
2-20 pm	انڈونیشین سروس
3-20 pm	سواحیلی سروس
4-25 pm	تلاوت، اینڈ سیرت النبی ﷺ
4-55 pm	یسرنا القرآن
5-15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 1986ء
6-10 pm	بنگلہ پروگرام
7-15 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
8-25 pm	گلشن وقف نو
9-35 pm	خبرنامہ
9-45 pm	ایم ۔ٹی ۔اے ورائٹی
10-10 pm	یسرنا القرآن
10-30 pm	سوال وجواب
11-20 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11-35 pm	عربی سروس

باقی صفحہ 7 پر

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔فروری

طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:49
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:56

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1400 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ضرورت ٹیچرز
لیڈی ٹیچرز اور اسسٹنٹ لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے جن کی تعلیم F.A اور B.A ہو۔ انگلش میڈیم طریق سے تعلیم یافتہ ٹیچرز کو ترجیح دی جائے گی
0332-7057090
047-6213194 فیوچر ریس اکیڈمی

اعلان داخلہ
ہر قسم کے کمپیوٹر شارٹ کورسز اور نرسری تا انٹرمیڈیٹ کے مضامین کی ٹیوشن کے نئے گروپس میں داخلہ جاری ہے۔
سٹی اکیڈمی آف پروفیشنل سٹڈیز دارالعلوم جنوبی نزد گول چوک ربوہ
PH:047-6211607Cell0345-7561638

گولڈ کراس کوریئر کی جانب سے خوشخبری
جلسہ سالانہ جرمنی اور یو کے کیلئے ”خصوصی پیکج“
یو کے 230 روپے فی کلو جرمنی 260 روپے باقی ممالک کے ریٹ میں بھی کمی ہے آج ہی فائدہ اٹھائیں۔ نہ کوئی مزید ٹیکس اور نہ ہی پیکنگ چارجز
اسد رضوان 0476215901:
ریلوے روڈ ربوہ 0300-7250557:

اعلان داخلہ
آکسفورڈ گرائمر سکول میں جونیئر نرسری کلاس میں داخلے جاری ہیں۔ یکم اپریل سے انشاءاللہ کلاسز کا آغاز ہوگا۔ نشستیں محدود ہیں۔ خواہشمند حضرات 31 مارچ تک داخلہ فارم جمع کرواسکتے ہیں۔ داخلہ فارم کے حصول کیلئے سکول کے دفتر سے رجوع کریں
03343172928 پرنسپل
آکسفورڈ گرائمر سکول دارالنصر غربی اقبال

FD-10

ڈاکٹر صاحب یورپ کے کامیاب دورہ کے بعد واپس تشریف لے آئے ہیں
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

موسم رواں کے لیڈیز جینٹس کپڑوں کی ورائٹی کے ساتھ ساتھ لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز
ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہوسکتا ہے
ورلڈ فیبرکس
پروپرائٹر: لئیق احمد 0333-6550796 ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

We are One of the leading in Pakistan mainly Deal in sale of New Vehicles, Spare Parts & after Sale Services through the Branches mentioned below
TAYOTA
FAISALABAD MOTORS
TOYOTA 2 Year 50,000Km warranty
An Authorized 3S Automobile Dealership Which is declared "The Best of the Best Dealership" in Consecutive 3 Years Declared by INDUS MOTOR Company Ltd. Deals in Sale of all New Brands of Toyota & Daihatsu (041-8722002, 8722007) Sale of Spare Parts (041-8722003) & Services (041-8722005, 8732040). Introduce Express Maintenance in Services. For Appointment Please contact (041-8722005).
Address: West Canal Road, Mansoor Abad, Faisalabad. Ph: 041-8719902, 8712002, 8712004, 111-000-052 Fax: 041-8712003

Now Opining Soon
TOYOTA
LYELLPUR MOTORS
3S TOYOTA Dealer Ship
The Largest Dealer Ship In South Asia
Opp: METRO Cash & Carry Sargodha Road, Faisalabad. Ph: 041-8810941, 8810942

TOYOTA SARGODHA MOTORS
SARGODHA
An Authorized 3s Automobile Dealership Of Indus Motor Company Ltd. Deals In Sale Of All New Brands Of Toyota & Daihatsu (048-2317404-05) Sale Of Spare Parts (048-2311502) & Services (048-2317404-05)
Address: Lahore Road Sargodha (Ph: 048-2321801-02,2321803)

LAHORE CENTRAL MOTORS (PVT)LTD
HINO
An Authorized Automobile of Hino Pak.Ltd.
Address: Multan Road, Lahore. Ph: 042-37512007, Fax: 042-37512008

NASIR TRADERS, FAISALABAD.
One Of The Largest Importers & Exporters Of Spare Parts In Pakistan, Deals In All Genuine, Non-genuine Automobile Spare Parts.

MRK CAR CARRIERS
A freight forwarding Co heaving a fleet of trailers especially deals in forwarding of passenger cars.
Address: West Canal Road, Adj. Toyota Faisalabad. Motors, Faisalabad. Ph: 041-8723936

Al-Nasir Motors, Karachi
One Of The Largest Importers & Exporters Of Spare Parts In Pakistan, Deals In All Genuine, Non-genuine Automobile Spare Parts.
Address: 1-A, Al-Hayat Auto Market, M.A. Jinnah Road, Karachi. Ph: 021-32720344-5 Fax: 021-32720948